

خطبہ جمعہ

اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں کو سنتا ہے

اگر پاکستان سے ملائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۷ء مطابق ۱۲ فرغ ۱۳۷۶ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

آئین ایسا غلط آئین ہے کہ یہ اس ملک کو غرق کر سکتا ہے۔ یہ ایک تنبیہ تھی اور بالکل صحیح تنبیہ تھی اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ بعینہ یہی بات قوم کی آواز تھی۔ لیکن جیسا کہ ملائوں کی عادت ہے انہوں نے وہ شور و فوجا مچایا سارے ملک میں کہ مرزا طاہر احمد نے اس بحران میں اپنا ملوث ہونا تسلیم کر لیا ہے اور یہ سارا بحران قادیانیوں کی کارروائی ہے۔ ایسے احمق لوگ ہیں کہ سوچ ہی نہیں رہے کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں۔ اس بحران میں ملوث کون لوگ ہیں؟ ایک نواز شریف صاحب، ایک صدر مملکت، ایک سجاد صاحب جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تھے اور کہتے ہیں کہ اب بھی ہوں اور دوسرے تمام چیف کورٹس کے جسٹس صاحبان اور مختلف صوبوں کی صوبائی عدالت انصاف کے نمائندے بھی۔ یہ سارے لوگ اس بحران میں ملوث ہیں۔ اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ بحران قادیانیوں نے پیدا کیا ہے تو ان پر مقدمہ ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو عدالت میں پیش ہونا چاہئے اور ان سے پوچھا جائے کہ کیوں نواز شریف صاحب آپ کو جب قادیانیوں نے ملوث کیا تھا تو ملوث ہوئے کیوں؟ کچھ عقل کرنی چاہئے تھی؟! قادیانی آپ کو آکسارے تھے اور آپ اچھل کر پھر اس معاملے میں دخل دینے لگے اور عدالت عالیہ سے ایک بحران میں الجھ گئے۔ اور پھر جسٹس سجاد سے سوال ہونا چاہئے تھا، چیف جسٹس بنے ہوئے ہو آپ کو اتنی عقل نہیں کہ قادیانیوں کے کہنے پر آپ نے اس بحران میں دخل دیا ہے۔ پھر باقی سب جج صاحبان کو پکڑنا چاہئے تھا اور لغاری صاحب کو خصوصیت سے پکڑنا چاہئے تھا اس لئے کہ لغاری صاحب نے اپنے بیان میں بعینہ یہی بات کہی ہے کہ یہ بحران قادیانیوں نے ہم پر مسلط کر دیا ہے۔ اس کا اول کردار تو خود لغاری صاحب ہیں۔ سارا جھگڑا تو ان کے گرد ہی گھوم رہا ہے۔ وہ اور قاضی صاحب یہ دو مل گئے ہیں۔ اللہ نے ایک جوڑی ملا دی ہے لیکن ان دونوں سے پوچھا تو جائے کہ احمق! تمہیں جب قادیانیوں نے کہا تھا تم نے انکار کیا کیوں نہیں کر دیا اور قادیانیوں کے کہنے پر تم بگٹ (یعنی جس کی باگ ٹوٹ جائے) بگٹ دوڑے ہو اور اس بحران میں ملوث ہو گئے ہو اور ملک کو ملوث کر دیا ہے۔ یہ ان کی حماقت کا حال ہے۔

دراصل مولویوں کو یہ احساس ہوا ہے کہ یہ آئین تو ٹوٹنے والا ہی ہے اور اگر یہ آئین ٹوٹ گیا تو احمدیوں والی دفعہ بھی ساتھ ہی نکل جائے گی۔ اچانک گھبرا کر وہ بیدار ہوئے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ان سب نے بظاہر ایک کا اعلان کیا ہے کہ ہم اس معاملے میں اکٹھے ہو جائیں گے اور یہ تنبیہ تھی قوم کے دانشوروں کو اور سربراہوں کو کہ احمدیوں والی کلاز (Clause) کو آپ ہاتھ نہ لگانا ورنہ ہم فساد برپا کریں گے۔ اور یہ بات بے وقوف بھول گئے کہ یہ فساد برپا کرنے کی سازش تو قاضی حسین احمد اور لغاری صاحب کی ہے۔ اگر اس معاملے میں فساد برپا ہوتا ہے تو لیڈر شپ ان کے ہاتھ میں آتی۔ اور سارے ملاں بے وقوف بن جائیں گے اور اگر ابھرے تو اس فساد کے نتیجے میں یہی ابھریں گے۔ عجیب قوم ہے ان کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے معاملات بھی دکھائی نہیں دے رہے۔ دکھائی دیتے ہیں تو سمجھ نہیں آ رہی، ہر طرف حماقت کا دور دورہ ہے۔

اب جو میرے الفاظ تھے وہ یہ تھے ان میں سے ایک تو میں بیان کر چکا ہوں۔ ”اگر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا یعنی وہ آئین ملک کو لے ڈوبے گا۔“ یہ اعلان تھا۔ اس کے مقابل پر یہ ایک اعلان سن لیجئے۔ سر دار ابراہیم صاحب کہتے ہیں ”جسٹس سجاد، فاروق لغاری کو بھی لے ڈوبے۔“ بعینہ وہی بات جو میں کہ رہا ہوں یہ خود ماتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اور بھی (اخبار) جنگ میں اسی طرح لے ڈوبے کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور جو شور مچانے والے ہیں وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ ”بات کھل گئی، عدلیہ، پارلیمنٹ کا لڑانا قادیانیوں کی سازش تھی۔“ عدلیہ، پارلیمنٹ اور صدر یعنی سارے اتنے احمق لوگ ہیں کہ قادیانیوں کی باتوں میں آکر ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ تو جو لڑے ہیں ان کو پکڑو، ان کے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔

الحمد لله رب العلمين۔ الرحمن الرحيم۔ ملك يوم الدين۔ إياك نعبد وإياك نستعين۔
اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
قل هو القادر على أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم أو من تحت أرجلكم
أو يلبسكم شيعاً ويؤدق بعضكم بأس بعض۔ أنظر كيف نصرف الآيات لعلهم يفتقون۔
وكذب به قومك وهو الحق۔ قل لست عليكم بوكيل۔ لكل نبأ مستقر وسوف تعلمون۔

(سورہ الانعام آیات ۶۶-۶۸)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے، تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل کرے اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ ذبح ہم دیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔ اور تیری قوم نے اس امر یعنی پیغام محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سچا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لو گے۔

یہ وہ سورہ انعام کی آیات ہیں جن کا آج کل ہمارے ملک پر بعینہ اطلاق ہو رہا ہے۔ اور اس قوم نے جو اپنے وقت کے امام کو جھٹلایا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا سچا نمائندہ تھا تو عملاً انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کا انکار کر کے آپ ہی کی تکذیب کی ہے خواہ یہ منہ سے مائیں یا نہ مائیں اس حقیقت سے کوئی انکار ممکن نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے تھے، جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ظاہر ہوئے، تو پھر آپ کا انکار آنحضرت ﷺ کے فرمودات کا انکار ہے اور اس انکار کے نتیجے میں جو کچھ خدا تعالیٰ ایسی قوم سے سلوک فرمایا کرتا ہے ان آیات میں اسی کا ذکر ہے۔

فرايقل هو القادر على أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم أو من تحت أرجلكم ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے سر کے اوپر سے بھی عذاب لے آئے اور پاؤں کے نیچے سے بھی عذاب نکال دے یا تمہیں کٹڑے کٹڑے کر دے، گروہ در گروہ بانٹ دے یلبسکم شيعاً۔ و يؤدق بعضكم باس بعض اور تم میں سے ایک گروہ کی طرف سے دوسرے کو تکلیف پہنچے اور آپس میں لڑائی پیدا ہو انظر كيف نصرف الآيات لعلهم يفتقون۔ دیکھ ہم کس طرح کھول کھول کر اپنے نشانات کو بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ و كذب به قومك وهو الحق اور تیری قوم نے تجھے جھٹلایا حالانکہ جو بات تو لے کر آیا وہ حق تھی۔ قل لست عليكم بوكيل ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ اللہ کی تقدیر جو فیصلہ کرنا چاہے گی وہ کرے گی اور میں اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہ میں بچا سکتا ہوں نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ مفہوم ہے قل لست عليكم بوكيل۔ تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو، ان اعمال کی سزا چھو گے تو مجھے ذمہ دار قرار نہ دو۔ لیکن اس قوم کو دوسری قوموں کی طرح یہ عادت پڑ چکی ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش کو دوسروں کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ وہ ذمہ داری خود قبول کرنے کی بجائے کسی دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے اس بات کا خوب کھول کر اعلان کیا تھا کہ توقع تھی کہ یہ ملک اس آئین کو جو عملی لڑی ہو چکا ہے خود پھاڑ کر پھینک دے گا اور یہ بڑھتا ہوا سیلاب اگر آئین کو غرق نہ کر سکا تو یہ

خلاف مقدمے چلاؤ۔ غدار تو وہ ہیں جو ہمارے کئے پر لڑ پڑے، میں لندن میں بیٹھا کیسے غدار ہو گیا۔ جو پاکستان میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ملک سے غدار کی کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ مولانا امجد صاحب ”آئین توڑنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور مرزا طاہر احمد کے خلاف غدار کی مقدمہ درج کر کے واپس میاں لایا جائے۔“ مجھے توجہ لائیں گے آپ، دیکھی جائے گی۔ جو ہیں وہاں ان کو تو پکڑ لو پیلے۔ ان کے خلاف تو غدار کی مقدمے قائم کرو۔ آگے سنئے ”بحران قادیانیوں نے پیدا کیا، لغاری نورانی ملاقات میں اتفاق رائے۔“ لغاری صاحب تو شامل ہیں اس اتفاق میں۔ عجیب و غریب ہستی ہیں یہ۔ خود صدر ہیں سارا جھگڑا فساد انہوں نے عیاں ہوا تھا۔ آخر یہ جھگڑا ان کو لے ڈوبا اور ساتھ قاضی حسین احمد کو بھی لے ڈوبا اور آخر پر مل کر یہ بیان جاری کیا ہے کہ قادیانیوں کی سازش تھی جو یہ بحران پیدا ہوا ہے۔ جسٹس رفیق تارڑ صاحب فرما رہے ہیں، ”حالیہ بحران کے پیچھے قادیانی تھے۔ کھیل کی ناکامی سے سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا ہے، مریدوں میں بھی کمی آگئی۔“ سبحان اللہ! حد سے زیادہ احمق قوم ہے۔ یہ جسٹس ہو اگر تھے رفیق تارڑ صاحب، ان کی دماغی حالت یہ ہے۔ کہتے ہیں سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا۔ اور اگر مجھے اور میری جماعت کو ہوا تو اس بحران میں کیسے ملوث ہو گیا۔ لیکن مراد ان کی یہ ہے کہ میرا بحران نافذ کرنے کا ارادہ ناکام ہوا اس لئے جماعت کو نقصان پہنچا ہے۔ نقصان تو سارا ملک رو رہا ہے کہ ملک کو پیچھے اور اس ملک کے لئے میں نے دعا کا اعلان کر دیا تھا کہ ساری جماعت دعا کرے کہ اس ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ اگر نقصان پہنچتا ہے تو اس بیہودہ آئین کو بیچ جائے جو ملک کو ڈوب رہا ہے۔ یہ مریدوں کی کئی اولاد اقدہ بھی ان سے پوچھنا چاہئے اور ان سے پتہ کرنا چاہئے۔ ”آئین کو ختم کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں مرزا طاہر پر غدار کی مقدمہ چلایا جائے۔ یہ بات صحیح لگتی ہے کہ قادیانی ملک توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔“ یہ راجہ ظفر الحق صاحب کا بیان ہے۔ آگے ہے ”مرزا طاہر کی تقریر ملک کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کا اعلان ہے۔ اس کے خلاف غدار کی مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے کر ملک کی سالمیت کا تحفظ کیا جائے۔“ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے کا اعلان ہے۔ اب یہ تو وہ الزامات ہیں جو مجھ پر لگائے جا رہے ہیں اور جماعت پر لگائے جا رہے ہیں۔

اور اب وہ ملک کا اپنا حال جو ملک کے اخباروں میں چھپ رہا ہے اس میں سے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رفیق باجوہ صاحب، ”آئین تنازعہ ہو چکا ہے تراہیم ختم کر دی جائیں تو ۳۱ء کا آئین بہترین ہے۔“ یہی تو میں نے کہا تھا کہ وہ ساری تراہیم جو ۳۱ء کے آئین میں جماعت کے خلاف داخل کی گئی ہیں ان کو ختم کر دینا چاہئے۔ پھر تمہارے بچنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ وہ صاحب جو ہمارے مخالف سمجھے جاتے ہیں اور پہلے سالوں میں بہت مخالفت بھی کی رفیق باجوہ صاحب خود یہ اعلان کر رہے ہیں ”تراہیم ختم کر دی جائیں تو ۳۱ء کا آئین بہترین ہے،“ ”کیا ۳۱ء کا آئین ناکام ہو گیا ہے؟“ اس موضوع پر دانشور کی آراء ہیں۔ ڈاکٹر باسط صاحب، ”کوئی آئین موجود نہیں اگر تصور کر لیا جائے کہ ۳۱ء کا آئین موجود ہے تو یہ بھی موجودہ حالات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ نئے آئین کی ضرورت ہے۔“ جب میں انہوں نے آئین کی ضرورت ہے تو کہتے ہیں یہ غدار ہے اور سارا ملک کہہ رہا ہے اور کوئی غدار کی مقدمہ قائم نہیں کیا جا رہا۔ پھر رفیق باجوہ صاحب کا اعلان، ”موجودہ آئین تضادات کا شکار ہے جس سے فکر اور عقیدہ کا فقدان ہے۔ ۳۱ء کا آئین منصفہ آئین تھا مگر بعد میں حکمرانوں نے اقتدار کو طول دینے اور ذاتی مقاصد کے لئے اس میں تراہیم کیں جن سے آئین تنازعہ ہو گیا۔“ یہ کہہ رہے ہیں میں نے بغاوت کا اعلان کیا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے کہیں سارے بیان میں کسی بغاوت کا کوئی اعلان نہیں۔ لیکن جو کھلم کھلا بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں ان کو نہیں پکڑ رہے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا، ”ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وقت قوم کے اندر ابھرنے والی بغاوت کو منظم کر کے اس نظام کے خلاف تحریک چلا کر اس کا تباہ کیا جائے۔“ میں نے تو کہا تھا کہ آئین کرے گا اگر کرے گا۔ آئین غلط ہے وہ ملک کو غرق کرے گا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ

سارے ملک میں بغاوت ہوئی ضروری ہے۔ یعنی پاکستان میں بیٹھلا بیان دے رہا ہے اور کسی کو جرأت نہیں کہ اس کا منہ بند کرے۔ مسعود صاحب سابق وزیر قانون ہیں وہ فرماتے ہیں، ”۳۱ء کا آئین تمام ملک کی ضروریات پوری کرتا ہے اس میں تراہیم کر کے اس کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے۔“ فضل الرحمان صاحب وہی ملاں فرماتے ہیں، ”ملک بے آئین ہو کر رہ گیا ہے اور تمام اقدامات اور آئین اٹھائے گئے ہیں۔“ اب دیکھیں جو ملک بے آئین ہو گیا ہو اس کے آئین کے متعلق اگر میں تبصرہ کروں تو وہ بغاوت ہے لیکن ایک ملاں کے کہے کہ ملک بے آئین ہو گیا ہے اور ملک کے خلاف بغاوت ہوئی چاہئے، آئین کے خلاف نہیں سارے ملک کے خلاف، اس کو کوئی نہیں پکڑتا۔ کوڈر طارق مجید صاحب لکھتے ہیں، ”اس وقت آئین کا ستیاناس کر دیا گیا ہے۔ آئین کی اتنی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں کہ سپریم کورٹ میں ضلع پیدا ہو گیا ہے۔ آئین ایسے لگے گا جیسے ناقص قسم کا غدا کوئی کھڑا ہو۔“ ناقص رڈی کا غدا کھڑا مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کہا ہو لیکن اگر میں نے کہا بھی تھا تو یہی تو بات ہے جو اب ملک کے دانشور کہہ رہے ہیں کہ رڈی کا غدا کے ٹکڑے سے زیادہ اس قانون کی حیثیت نہیں رہی۔ سلطان سروردی صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں، ”چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے بارہ میں کوئٹہ کے فیصلے کے بعد یہ کہنا کہ آئین ابھی باقی ہے منافقت کے سوا کچھ نہیں۔“ پس یہ ساری قوم جھوٹ اور منافقت اور تضادات کا شکار ہو چکی ہے۔ غوثی بیٹو صاحب لکھتے ہیں، ”نظام تبدیل کئے بغیر ملک بحرانوں سے نہیں نکل سکتا۔“ روزنامہ خبریں میں ایک ادارہ لکھا گیا ہے جس میں بی بی نقا صلی، بہت سے مشورے دئے ہیں جو بحیثیت ان نتائج کے مطابق ہیں جو میں نے اخذ کئے تھے۔ لیکن بحیثیت مطابق ہیں کہ سارے نہیں اس سے بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں اور ملک کے اندر رہتے ہوئے یہ لوگ کھلم کھلا ملک کے خلاف بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اعلان کے ساتھ آئین کو رڈی کا ٹکڑا قرار دے رہے ہیں۔ وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں کہ یہ بحران اس کو بھی لے ڈوبا، اسکو بھی لے ڈوبا، عدالت علیا کو بھی لے ڈوبا اور صدر کو بھی لے ڈوبا۔

اب بتائیں سازش کس کی ہے۔ یہ ساری باتیں ہم یہاں بیٹھے قوم سے کروا رہے ہیں!!! اگر ساری قوم اس قدر پاگل ہو چکی ہے کہ یہاں بیٹھے میرے کئے کے مطابق بحران کے بعد بحران کا شکار ہوتی چلی جاتی ہے تو ساری قوم کو غدار قرار دے کر پھانسی دے دینی چاہئے پھر۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا یہ ایک ملاں کہہ رہا ہے۔ میرے نزدیک حالات حاضرہ پر تبصرہ کرنا کوئی جرم نہیں ہے، یہ کوئی غدار نہیں ہے۔ اور ساری قوم بالکل صحیح کہہ رہی ہے کہ اس قانون کو، اس آئین کو جو اب اس قابل نہیں رہا کہ ملک پر مسلط کیا جائے اسے دور کر دیا جائے تو پھر ملک کو دوبارہ اطمینان کا سامنا نصیب ہو سکتا ہے۔ یہ تو آئین سے متعلق باتیں تھیں۔

میں قوم کو دوبارہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کر کے قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے یہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اور مزید ہوگا۔ اگر آپ کو کوئی چیز بچا سکتی ہے تو آپ کی ایک دوسرے سے منافقت اور مناقشت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی متحدہ دعائیں ہی آپ کو بچا سکتی ہیں۔ جو بچانے والے ہیں ان کو تو آپ نے اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔ جن کی دعائیں خدا کے حضور، خدا کی بارگاہ میں قبولیت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں ان کو آپ نے اپنا دشمن بنا رکھا ہے۔ اور آپ تو دعا کے مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔ صرف چیخ و پکار اور ایک دوسرے کو گالیاں دینا، ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنا یہ آپ کا شیوہ بن گیا ہے۔ اس لئے اس ملک سے بد بخت ملاں کو نکالو، یہ آپ کی گردنوں پر سوار ہے یہی بحران لاتا ہے اور اگر آئندہ کوئی بحران مزید آیا تو یہی ملاں لائے گا سب بے گناہ۔ اس لئے اپنے دشمن کو بچاؤ اور عقل کرو۔ اگر پاکستان سے ملائیت کا

خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا، یہ ایک ایسا بیان ہے جسے قلم زد نہیں کیا جا سکتا۔ آپ جیٹیں چلائیں جو مرضی اس کے خلاف کہیں لیکن اس بات کو اپنے دلوں پر، اپنے سینوں پر لکھ لیں کہ اس ملک سے اگر ملاں کا فساد دور کر دیا جائے اور اسے اس ملک کے امور سلطنت میں دخل اندازی سے کھینچ لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ بہت بڑا عظیم ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ بس ہماری یہ تمنا ہے اور یہ دعائیں ہیں۔ اب انہیں جس طرح چاہیں غلط رنگ میں آپ پیش کرتے رہیں۔ مگر وہ غلط رنگ میں ان کا پیش کرنا آپ کے خلاف جائے گا۔ کیونکہ ہمیں ایک قادر مطلق پر ایمان ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں

EURO ENTERPRISES

Sole agents for EEC, Specializing from China & Far Eastern Markets
(Listed with over 100 manufacturers for distribution rights)

Products in hand available:

1. 16" Standing Fan (U.K./ CE)	£=12-00
2. Window type A/C Units	£=199-00
3. Solar Caps	£=3-25
4. Toys	from £=1-00

Also seeking distributors/wholesalers & sales persons in various markets

CONTACT: Mr. M.S.Ahmad - 175 Merton Road London SW18 5EF

Telephone: 0181-333-7000 Fax: 0181-874-9754

کو سنتا ہے۔ اور تمہاری یادہ گوئی جو سنتا ہے تو تمہارے خلاف رد عمل کے لئے سنتا ہے، تمہاری یادہ گوئی کو خود تمہارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تمہاری باتیں سنتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تائید میں ہمیشہ ہماری پشت پناہی ہے ہمارا خدا کھڑا ہے اور ہمیشہ کھڑا ہے گا آپ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

اب میں اس مضمون کو جاری رکھنے سے پہلے **حضرت صاحبزادہ مرزا منصور**

احمد صاحب کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے، وہاں مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولوشن کے طور پر بھی پھیلانی گئی ہے، ان تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **حضرت**

اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پوچسپاں کئے گئے اور

میں وہ فرد واحد ہوں، یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ

حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض

پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں

لیکن بیامراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلاشبہ ایک ذمہ بھی

شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی

پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی سجدہ انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل اور دعوے میں لکھا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مراد نہ

ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ الہامات میں میں بھی داخل ہوں۔ وہ الہامات سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہونے

عمرہ اللہ علی خلاف التوقع، اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔ خلاف توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی۔

پھر فرمایا ”آمرہ اللہ علی خلاف التوقع“ اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بنا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان

الہامات کے جو ترجمے مذکورہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ وہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔

چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگا دیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے اس کو یعنی شریف احمد کو خدا

تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا، یعنی مال و دولت دے گا۔ ”آمرہ اللہ“ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، ”آمرہ اللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے

الہام سے بعینہ بیان بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ

السلام کی اپنی تشریحات دوسرے الہامات کی روشنی میں اس ترجمے کو جو مذکورہ کے نیچے دیکھا ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا کہا۔ مولوی دوست

محمد صاحب جو مشاء اللہ اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ۱۹۳۵ء میں جب تذکرے کی اشاعت پر

ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے وہ عبارت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشیے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشیے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد

میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے روہ سے معلوم کر دیا ہے۔ واقعہ یہی بات درست ہے۔ دراصل

اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید یہ کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جانتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں الہامات کو

حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوتے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہوں گے جن سے بچنا محال تھا اور دوسرے دن اٹھ کر نہ صرف یہ کہ کھانا بیانا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی مکھن اور گھی کی غذا، رات کو حملہ ہوا ہے، صبح اٹھ کر کہا کہ مجھے مکھن کے پرائے پکا کر کھاؤ اور واقعہ پرائے کھایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے آتے ہیں کہ ”عمرہ اللہ علی خلاف التوقع بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بار بار عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہ صادق آتی ہیں۔

پھر ”آمرہ اللہ علی خلاف التوقع“ یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہو گئے کہ حضرت

خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کی باطن سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے

دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس (۳۵) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی

میں کوئی شخص اتنا لمعہ امیر مقامی بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہو آگرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کئے کے مطابق

آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نمائندگی ہمداری سے سرانجام دیا۔ ”وہ بادشاہ آیا“ کے الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا بھی تو اس نے قاضی بنا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی

آئی۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا

ہمدار انسان میں نے اور شاید ہی دیکھا ہو۔ ہو گئے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرأت کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

خلافت کے عاشق اور فدائی اور میں جو ان کے سامنے ایک چھوٹا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی نظام میں ماریں بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے وفا کے ساتھ ایستادہ ہونے میں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی۔

جو منی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے

خوشخبری

ضامن صحت عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ اسلامی اور شکیں کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

ہوم ڈیلیوری

بازار سے با رعایت

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری میں تشریف لائیں

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ

MAYBACH STR 2

69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)

BEI HEIDELBERG -GERMANY

Tel: 0 6221-79240 Fax: 06221-792425

بھی ایک فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں

، اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔ بس اس پلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بار بار مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا خلیفہ مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بار بار دیکھتا ہوں، میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ سچے نہیں تم نے دیکھے، فائزہ سے کہا، جو خلیفہ کے ساتھ پھرتے ہیں، ادھر ادھر دوڑے پھرتے ہیں، ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ وقت کا خلیفہ ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک حملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی پھر نجات ملی۔

بے حد ہمدرد انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے ہمدرد انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق، اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ، خوف، اور بچوں کو کتنا خیال رکھیں۔ اگر کوئی تاخیر ہو جائے کہیں سے آئے ہیں مثلاً ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آنا چاہئے تھا مگر دیر میں آیا تو بے انتہا گھبراہٹ تھی، مٹلے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو، کسی ملک حادہ کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے۔ ناظر اعلیٰ بھی اور اور اپنے سچے سرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کر رہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر اسی طرح باتیں کر رہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی انانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح، غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی پر اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ بس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیرا۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا سرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ”تو ہماری جگہ بیٹھ جائے گا“ مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

اس سفر کے دوران یہاں بعض لوگوں نے آپ کی ایسی خدمت کی ہے کہ اگر ان کا ذکر نہ کروں تو یہ ناشکری ہوگی۔ سب سے پہلے تو فضل احمد صاحب ڈوگر ہمارے شکرے اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی اور میں کچھ اور سمجھا کر تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ فضل احمد صاحب ڈوگر میاں غلام احمد صاحب جوان کے داماد ہیں ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے یہ خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن جب میری علیحدہ ملاقات ہوئی تو اس وقت انہوں نے ایک راز کی بات بتائی کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ پر ان کا ایک احسان ہے جو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ صرف یہ احسان تھا جس کی یاد مجھے مجبور کرتی تھی چنانچہ میں نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ دیکھو یہ تمہارے باپ کی بجائے، ان سے بڑھ کر ہیں۔ ہماری نسلیں بھی اس احسان کو پورا نہیں کر سکتیں اس وجہ سے تم یہی سمجھو کہ تمہارا باپ تمہارے اندر دوبارہ آ گیا ہے۔ بلکہ اس باپ سے بڑھ کر ایک وجود تمہارے اندر آ گیا ہے۔ چنانچہ یہ راز اب کھلا ہے مجھ پر کہ کیوں فضل ڈوگر کے بھائی صدیق، بشیر اور غلام احمد اور سارے خاندان نے ان کی ایسی خدمت کی ہے کہ واقف کوئی اپنے باپ کی بھی اس سے بڑھ کر خدمت نہیں کر سکتا۔ سارے سفر میں ساتھ لے پھرے ہیں۔ ہر جگہ رہائش کا انتظام کیا ہے اور جب بھی خدمت کا موقع ملا اسے اپنی عزت افزائی سمجھا اور ظاہر بھی کیا جیسا کہ حق تھا کہ یہ ہمارا احسان نہیں، آپ کے احسان کا پورا بدلہ نہیں، ایک معمولی سا اظہار ہے جو ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ بس اللہ کے فضل کے ساتھ ان سب بھائیوں نے بھی آپ کی بہت خدمت کی ہے اور میں جماعت کو توجہ دلاتا چاہتا ہوں کہ اہل جزاء الاحسان الہ الاحسان انہوں نے تو احسان کا بدلہ اتارا ہے مگر ہمارے ایک محبوب قائد جو سارے پاکستان کے ناظر اعلیٰ بھی تھے، امیر مقامی بھی تھے، صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی تھے ان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یہ تو مضمون ہے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق، آج ان کی نماز جنازہ ربوہ میں پڑھائی جا چکی ہے۔ کثرت کے ساتھ تمام پاکستان کی جماعتیں شریک ہوئی ہیں۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ شریک ہو گئی ہیں، پہلی جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت کثرت سے لوگ آ رہے ہیں لیکن ابھی تک ربوہ کی طرف سے اطلاع نہیں مل سکی۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے حالانکہ نماز جنازہ کے بعد فوری طور پر مطلع کرنا ان کا فرض تھا کہ مجھے اطلاع دینے کے کسی نماز جنازہ ہوئی، کیا واقعات ہوئے، لوگوں کا کس قدر ہجوم تھا۔ اس سارے ماحول کی تصویر کھینچنی ضروری تھی۔ لیکن مجھے بہت

اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور سے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق، تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں، رد کرنے کے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا۔ بار بار میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا۔ نہ بھائی دیکھا، نہ عزیز دیکھا۔ اگر وہ ہم گزر کر کہ خلافت کے متعلق یہ غلط اشارہ کر رہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کر دیا۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب کر کے کشف میں دیکھتے ہیں کہ ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“۔ اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں پورا نہیں ہوا جو یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق الہامات بیٹے کے لئے پورے ہوا کرتے ہیں۔ اب یہ بات بعینہ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں، اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق بعینہ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“۔

بس یہ سارے الہامات اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کر دی ہیں ان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ بھیا آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا سرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھر کہ گیا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سوئی ہوئی تلوار تھی۔

یہاں پچھلے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کرتا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا مسرور کیا، نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ انگلستان دیکھتے ہوئے کما مجھے تو اب یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ انگلستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا، ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ یہاں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ پڑتا تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کرتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ بس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ مگر وہ شخص جس کے متعلق الہامات دنیا میں باقی رہے ہوں اس کا جانا

شمالی جرمی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شینکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ گوالئی اور پورے جرمی میں بروقت ترسیل کے لئے ہم وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کارڈ میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شینکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے ناروغیت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

بڑے موجد اور بہت بڑے حکیم انسان تھے۔ تو یہ فلسفیوں کے متعلق جو کہاں مانی ہوئی ہیں آپ نے کہ سوئی ہسٹری پر ڈال دی اور آپ کو نے میں کھڑے ہو گئے، یہ لطف تو ہے مگر درست بھی ہیں سوچوں کے جوہر کی وجہ سے ایسا ہو گیا کہ تاہم۔ اس لئے اس کو کوئی بیماری نہ سمجھیں۔ ایک روز مرنے کے واقعات ہیں جو عام طور پر مفکرین سے وابستہ کیے جاتے ہیں، عام لوگوں میں نہیں کیے جاتے۔ میں اپنے آپ کو مفکرین کے شمار میں تو نہیں لانا مگر بیماری وہی ہے جو مفکرین اور فلسفیوں کو ہو گیا کرتی ہے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کی گہرائی کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ گہرائی میں تو یہ ہو توئی ہے۔

بعض لوگوں نے مجھے یہاں تک لکھا ہے کہ آپ کو گویا وہ بیماری ہو گئی ہے جس کو آرٹھیرو سیکرو سس کہتے ہیں جو حضرت مصلح موعودؑ کو آخری دنوں میں ہو گئی تھی۔ اس بیماری کی اور بھی علامتیں ہوتی ہیں۔ یہ بیماری جب شروع ہوتی ہے تو چند سالوں میں انسان کو بالآخر عقل کے لحاظ سے نہیں مگر دوسرے معاملات میں ناکارہ کر دیتی ہے اور میں نے ناکارہ ہونا ہوتا تو جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں یعنی مسجد مبارک میں جب ہم نماز پڑھا کرتے تھے میرے محمود احمد اور میں اور ہم سب اور ہمیشہ تو میں مگر اکثر نماز کے بعد سجدہ سو کرنا پڑتا تھا۔ تو اس وقت سے مجھے گزر جانا چاہئے تھا اس عالم فانی سے اور اس کے بعد میری سوچوں کو معطل ہونا چاہئے تھا۔ آرٹھیرو سیکرو سس کی بیماری تو ناگلوں کا ستیاناس کر دیتی ہے اور اب تو مجھ میں اتنی طاقت نہیں گھری کہ زمانے میں ناگلوں میں اتنی طاقت تھی کہ بہت تیز دوڑنے والوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا تھا۔ اور یہ ذہنی بیماری اس وقت بھی تھی۔ سائیکل پر اتنا تیز چلنا تھا کہ مجھ سے بیس تیس سال چھوٹے تھے ان کو بھی پیچھے کرنا تھا کہ آؤ مقابلہ کر لو لیکن نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ سوئڈن میں ایک صاحب نے مجھ سے خود بیان کیا کہ آپ احمد گھر سے پیچھے سامان لادے آ رہے تھے۔ وہ مجھ سے بہت چھوٹے ہیں غالباً آج آئے ہوئے بھی ہیں یہاں ملاقات کے لئے سوئڈن سے۔ کہتے ہیں آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا میں سائیکل پر تھا ہاتھ چھوٹا پتھر تھا۔ آپ نے کہا کہنا ہے مقابلہ؟ میں نے کہا پھر چلے ہیں۔ کہتے ہیں شروع میں تو آپ ساتھ ساتھ رہے اس کے بعد اتنا پیچھے چھوڑ گئے کہ بہت ہی پیچھے رہ گیا۔ تو یہ بیماری آرٹھیرو سیکرو سس نہیں ہے۔ یہ لوگ جو طیب بنے پھرے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ آرٹھیرو سیکرو سس کیا چیز ہے۔ اس میں آج کھول کر بتا رہا ہوں خدا کے واسطے میرے ہمدرد بننے والے لوگ مجھے یہ باتیں نہ لکھا کریں کیونکہ سوائے اس کے کہ ذہنی الجھن ہو مجھے اور کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچاتا نقصان نہیں پہنچتا۔ جو کینڈا کے سفر کے دوران کمزوری واقع ہوئی تھی اور جرمی میں بھی اس کی تفصیل میں آپ کو بتاؤں تو آپ میں سے کمزوروں جو ہیں شاید ان کو دل کی تکلیف ہو جائے۔ اس قدر سخت بیماریوں میں جو شخص دین کی خاطر لاحق ہوئیں یعنی گیمیا کے حالات اور بعض دوسری پریشانیوں اتنا شدید بیماری کا حملہ ہوا ہے کہ میں حیران ہوں کہ میں نے اس کے باوجود سارے فرائض کیسے ادا کئے اور لوگوں کو تو پتہ ہی نہیں میرے دل پر کیا گزر رہی تھی، میرے جسم پر کیا گزر رہی تھی۔ مگر یہ گواہ ہے سب دنیا کے میں نے اپنے فرائض میں ایک ذرہ بھی

کی نہیں آنے دی۔ ساری نمازیں باجماعت پڑھائی ہیں، تمام سوال و جواب کی مجلسوں میں پیشا ہوں۔ جماعت سے لئے کے، فیملی ملاقاتوں کے سارے تقاضے پورے کئے ہیں۔ ایک ذرہ بھی ان میں کی نہیں آئی۔ اور کن حالات میں کے ہیں یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ جانتا ہے۔ اب لوگوں نے ہمدردی جتانے کے لئے کہ گویا میرے بہت زیادہ لگتے ہیں، آپ کمزور ہو گئے، آپ کمزور ہو گئے۔ ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس کمزوری کے باوجود آپ کے فرائض تو پورے کر رہا ہوں۔ آپ کو اس سے کیا، میں کمزور ہوں یا نہ ہوں اللہ کے فضل سے جب تک زندہ ہوں آپ کے متعلق جو فرائض ہیں ان کو پورا کرتا رہوں گا۔ اب میں وہ دعائیں کلمات پڑھتا ہوں اس کے بعد جمعہ ختم ہو گا۔ چونکہ ابھی وقت باقی تھا میں نے کہا یہ باتیں بھی ساتھ ہی کر لوں۔

تجربہ ہے۔ ہم نے جتنی دفعہ بھی کو شش کی ہے تمام فونوں کو مصروف پایا اور مجھے پر آنے سے پہلے تک ہمارا رابطہ نہیں ہو سکا۔ مگر یہ تو سارے پاکستان سے جہاں سے چاہتے رابطہ کر سکتے تھے۔ اس لئے مرکز کو ہمارے ہیڈ کوارٹر، مرکز تو یہی ہے جہاں میں ہوں، ہیڈ کوارٹر یعنی ریوہ میں جو نظام جاری ہے ان کو اتنی ہوش کرنی چاہئے کہ بڑے بڑے اہم معاملات ہوتے ہیں اور وہ منہ میں گھنگھنایاں ڈال کر بیٹھ رہ جاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو حالات گزرے ہیں بہت عجیب و غریب سے، ان میں بھی بار بار میرے اصرار پر انہوں نے مجھے اطلاعیں بھیجی شروع کی ہیں، اس سے پہلے بالکل چپ بیٹھے تھے جیسے کچھ واقعہ ہی نہیں گزر اور اب جنازے کے متعلق تفصیلات سے آگاہ نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ آئندہ سے یاد رکھیں کہ ہر اہم بات جو پاکستان میں ہو نظام جماعت کا فرض ہے کہ جہاں سے بھی ہو سکے فوری طور پر مجھے اطلاع دے کر آگاہ کریں اور اس سے دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔

اب جبکہ میں یہ کہہ رہا ہوں منگلا صاحب کی ایک اطلاع اب میرے سامنے آئی ہے۔ آج نماز جمعہ کرم مولانا سلطان محمود انور نے پڑھائی۔ جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر ادا کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا تابوت بذریعہ ایسولیس مسجد اقصیٰ لے جایا گیا جہاں نماز جمعہ و عصر کے بعد کرم مرزا عبدالحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مختلف اضلاع کے امراء اور جماعتوں کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے جن کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی یعنی باہر سے آنے والوں کی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت پیدل کندھوں پر بٹھی مقبرہ لے جایا گئی۔ جنازہ حضرت اماں جان والے چوک کے پاس سے گزر کر مسجد مبارک کے سامنے سے ہوتا ہوا پہنچی مقبرہ لے جایا گیا۔ حضرت اماں جان والے چوک سے مراد یہ ہے جہاں حضرت اماں جان کی یادگار تعمیر ہے، وہ مٹی کا گھر جس میں حضرت اماں جان رہا کرتی تھیں، اس مقام پر ایک یادگار تعمیر ہے۔ اس چوک سے ہوتا ہوا یہ جنازہ وہاں پہنچا۔ ہر سال الحمد للہ یہ کارروائی اپنے انتظام کو پہنچی۔ بہت سی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو رخصت کیا مگر جو وہاں پہنچنے والے پانچ ہزار ہیں صرف ان کی بات نہیں۔ میری میزان خطوں اور تعزیت کے تاروں اور ٹیکسوں سے بھر جاتی ہے جو ساری دنیا سے موصول ہوتے ہیں اور ساری دنیا پر اس وفات کے صدے سے ایک لڑزہ سا طاری ہے۔ تمام احمدی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ بس صرف وہ پانچ ہزار نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اگر پہلے شامل نہیں تھے تو آج نماز عصر کے بعد جب میں نماز جنازہ پڑھاؤں گا، تو ان دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے۔ بس بہت ہی پیرا انداز ہے رخصت کا کہ ساری دنیا کی دعاؤں کو سمیٹے ہوئے کوئی انسان اس دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔

اب دوسرے مضمون کی طرف لوٹنے کا وقت نہیں جو نماز کا مضمون تھا اسے انتہاء اللہ بعد میں آئندہ بیان کر دیا جائے گا۔ اگر دو چار منٹ مجھے کے ایک گھنٹے سے کم بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں (حضور نے اس موقع پر سہواً فرمایا اذان دین مگر پھر فوراً اس فقرہ کو درست کرتے ہوئے فرمایا) اب میں بیٹھوں گا، پھر تکبیر کہوں گا اس کے بعد نماز جمعہ پڑھ کر پھر نماز عصر جمع کریں گے۔ نماز عصر کے معابد آپ کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ منہ سے غلطی سے بعض دفعہ اذان کا لفظ نکل جاتا ہے کیونکہ عادت ہے اذان کے متعلق کہنے کی۔ اس لئے دنیا والے گھبراہٹ کریں اس بات پر۔ یہ کوئی دماغ کی خرابی کی علامت نہیں۔ یہ بچپن سے میری عادت ہے اس لئے بعض لوگ لکھتے اس طرح ہیں جیسے پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ میں بالکل ٹھیک تھا کہ ہوں اللہ کے فضل سے۔ تو ابھی میں بیٹھوں گا پھر میں اٹھ کر مسنون دعائیں آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد پھر نماز جمعہ اور پھر نماز عصر ہوگی۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا: اصل میں میرے دماغ کی ساخت یہ ہے کہ جب ایک مضمون قبضہ کر لے دماغ پر جیسے تیز رفتار موٹر کو ایک دم دائیں یا بائیں موڑا نہیں جا سکتا اسی طرح یہ میری ساخت شروع ہی سے ایسی ہے اور اگر یہ نقص ہے تو اس نقص کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے کوئی ایسا نقص نہیں ہے جو عمر کے تقاضے سے بعد میں رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو۔ بچپن میں یہی حال تھا اور نماز میں بھولنے کی عادت مجھ میں اور میرے محمود احمد صاحب اور نواب محمد احمد خان میں اس وقت سے مشترک عادت تھی۔ یہ باتیں تو بسی ہیں کیوں بھولتے ہیں اور کیا واقعہ ہوتا ہے یہ میں کسی وقت شاید آئندہ بیان کر دوں۔ لیکن اتنا میں بتا رہا ہوں کہ جو لوگ بے وجہ گھبرا گھبرا کر خط لکھتے ہیں آپ کو کچھ ہو گیا ہے، آپ کو کچھ ہو گیا ہے۔ ان کو کچھ ہو گیا ہے، مجھے کچھ نہیں ہوا۔ میرا بچپن سے یہی حال ہے۔ اگر اللہ کے نزدیک یہ عادت اور دماغ کی یہ خاص کیفیت خلافت کی راہ میں حاصل ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز خلیفہ نہ بناتا۔ اس لئے بچپن سے ہی یہی حال ہے۔ جب میں بعض خاص سوچوں میں الجھ جاؤں تو ناممکن ہے کہ ایک دم ان کا رخ دوسری طرف موڑ سکوں۔ اور یہی بات نواب محمد احمد خان میں مجھ سے زیادہ شدید پائی جاتی تھی حالانکہ بہت



SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat

We deal with systems available for all satellites in the world

Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards, Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available

We accept credit cards

Call for competitive prices

Contact us for details at:





Signal Master Satellite Limited

Unit 1A - Bridge Road, Camberley

Surrey, GU 15 2QR ENGLAND

Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740